خطبہ جمعہ

بعنوان

اولیاءاللہ کی صفات

سلسلۃ منبر الحکمۃ

181

بتاریخ: 24 جنوری 2020

بمطابق: ٢٨ جمادی الأولیٰ ١٤٤١ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اھم نکات

❀ جاہلی رویوں کا اثر ❀ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سبھی اولیاء ہیں
❀ اولیاءاللہ کی پہچان ❀ اولیاءاللہ کی صفات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿اَلَا اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ❊ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ❊﴾ [یونس: 62، 63]

”آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیے رکھتے تھے۔“

جاہلی رویوں کا اثر:

جہالت کا ایک اثر ہر دور میں دیکھنے کو ملا ہے کہ ضعیف الاعتقادی کے باعث لوگوں نے ایسے لوگوں کو ولایت کے درجے پر فائز کر دیا جو درحقیقت عبدیت کی صفات سے بھی کامل طور پر متصف نہ تھے۔ دورِ موجود میں یہ برائی خاص طور پر پھیلی ہے کہ ہر وہ ملنگ جس نے احکامِ شریعت سے عملی طور پر ناتہ توڑ رکھا ہو اور طہارت و نظافت سے بیگانہ ہو کر اور فاتر العقل سا بن کر غیر فطری زندگی گزار رہا ہو، اسے جہالت کے مارے لوگ 'ولی' سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ ولایت ایسا پاکیزہ اور بلند رُتبہ ہے جو صرف ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جنھوں نے اپنی زندگی ربِ کریم کے نام وقف کر دی ہو اور وہ نہ صرف کمالِ بندگی کے درجے پر ہوتے ہیں بلکہ لوگوں کی اصلاح کا بیڑا بھی اٹھائے ہوتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قرآن وسنت میں ایسی علامات اور صفات بیان ہوئی ہیں جن کے ذریعے سے اللہ کے نیک، محبوب اور ولی بندوں کو پہچانا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ولایت کے سلسلے میں تلبیس سے بچنے کے لیے ان صفات اور خصائص کا جاننا نہایت ضروری ہے اور اسی غرض سے آج کے خطبہ جمعہ کا موضوع یہ منتخب کیا گیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سبھی اولیاء ہیں:

سب سے پہلے یہ بات واضح رہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سارے ہی اولیاء اللہ تھے۔ قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اور بے شمار احادیثِ مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ ان نفوسِ قدسیہ کی تعریف وستائش اور صداقت وعدالت بیان کر کے یہ واضح فرما دیا ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے بعد اس اُمت کی سب سے بہترین شخصیات یہی اصحابِ کرام ہیں۔ جنہیں رسولِ کریم ﷺ کی صحبت بھی حاصل ہوئی اور دین کو دنیا کے ہر گوشے تک پہنچانے کی سعادت بھی۔ نیز ربِ کریم نے بلاتفریق سبھی اصحاب کا تذکرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ کے الفاظ ساتھ کر کے صدق و عدالت اور رُشد وولایت کی سند عطا فرما دی۔

اولیاءاللہ کی پہچان:

اس کے بعد وہ تمام لوگ اولیاءاللہ میں شامل ہیں جنہوں نے اپنی ذات کو احکامِ الٰہی اور احکامِ نبوی کے مطابق ڈھال رکھا ہو، اپنی زندگی کو دین اسلام کی خدمت وتبلیغ کے لیے وقف کر رکھا ہو، جس کی خلوت وجلوت خوفِ الٰہی سے خالی نہ ہو، جو نیکی وتقویٰ کے کاموں میں رغبت بھی رکھتا ہو اور اس سلسلے میں دوسروں کا معاون بھی ہو، گناہ کے کاموں سے جس کو خود بھی نفرت ہو اور دوسروں کو بھی ان سے بچانے کی کوشش کرتا ہو، جو اپنی جان، مال، اولاد اور ہر محبوب شے پر اللہ ورسول کی محبت کو ترجیح دیتا ہو......غرضیکہ بھلائی کے ہر کام کا حریص ہو اور برائی کے ہر کام سے دُور رہتا ہو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اب ان آیات و احادیث کو زینتِ قرطاس کرتے ہیں جن میں ''اللہ والوں'' کے خاص احوال واوصاف کا تذکرہ ہوا ہے۔

① ایمان وتقویٰ اپنانے والے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ❁ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ❁﴾ [یونس: 62، 63]

''آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیے رکھتے تھے۔''

ایمان سے مراد یہ ہے کہ ارکانِ ایمان پر بندے کا غیر متزلزل یقین ہو اور تقویٰ کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ گناہوں سے بچ کر رہنے والا ہو۔ جو بھی شخص ایمان وتقویٰ اپنا لے گا وہ اللہ کا ولی ہے اور روزِ قیامت وہ اللہ کے خاص انعام کا مستحق ٹھہرے گا کہ جب ہر کسی پر نفسی نفسی کی کیفیت طاری ہوگی تب اسے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کے غم میں مبتلا ہوگا۔

② خود کو دِین میں ڈھالنے والے:

کئی اللہ والے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ایمان وتقویٰ کی مجسم شکل بنے ہوتے ہیں۔ ان کا ہر قول وفعل اللہ کی رضامندی والے کاموں کے گرد گھومتا ہے۔ انہیں دنیا سے کوئی سروکار ہوتا ہے اور نہ ہی عیش ومستی سے کچھ علاقہ۔ ان کا مطلوب ومقصود فقط اللہ کو راضی کرنا اور اُخروی زندگی کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ ان کا معیارِ زندگی نہایت سادہ ہوتا ہے لیکن توکل اور غنا کی دولت سے مالا مال۔ مال ودولت، عہدہ وشہرت اور دنیا کی چکا چوند کی حرص وہوس سے کوسوں دُور بلکہ اس سب سے نفرت کرنے والے۔ گویا انہوں نے اپنے آپ کو بالکل ویسے ہی ڈھال رکھا ہوتا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق رسولِ کریم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ الَّذِينَ إِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ)).

''اللہ کے اولیاء وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جاتا ہے۔''

[صحيح] صحيح الجامع: 2587 - سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1646

بلاشبہ ایسے درویشوں کو دیکھ کر دُنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی دائمی زندگی کا احساس ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں سب سے بہترین لوگ ہونے کا لقب دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ بِهِمْ))

''بلاشبہ اس اُمت میں سے اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جنہیں دیکھ کر اللہ کی یاد آ جائے۔''

[إسناده حسن] سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2849

③ نماز وزکاۃ کی ادائیگی کرنے والے:

اللہ کے اولیاء کی بنیادی شان یہی ہے کہ وہ اللہ کی بندگی سے سرِ مُو بھی تغافل نہیں کرتے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے ساتھ اپنی ولایت کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے دو وصف خاص طور پر ذکر فرمائے ہیں: نماز کی اقامت اور زکاۃ کی ادائیگی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ﴾ [المائدة: 55]

''(مسلمانو!) تمہارا ولی (دوست) اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان والے ہیں، جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ رکوع (خشوع وخضوع) کرنے والے ہیں۔''

④ ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کرنے والے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ۝﴾ [الأنفال: 2 ـ 4]

''مومن لوگ تو وہ ہوتے ہیں کہ جن کے پاس اللہ کا ذِکر کیا جائے تو ان کے دِل کانپ اُٹھتے ہیں اور جب ان کو اس کی آیات پڑھ کر سنائی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے، اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ وہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے ہاں درجات ہیں، مغفرت ہے اور عزت والا رِزق ہے۔''

⑤ توبہ وطہارت کا خیال رکھنے والے:

اللہ کے اولیاء وہ ہوتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوتی ہے۔ گناہ ہو جانے پر توبہ کرنا اور ناپاکی کے بعد پاکیزگی اختیار کرنا بھی اولیاء اللہ کے اوصاف میں سے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ [البقرة: 222]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب توبہ کرنے والوں کو اور اچھی طرح پاک رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑥ قرآن سے محبت کرنے والے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ))

''یقیناً اللہ تعالیٰ کے بھی کچھ اپنے لوگ ہیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ (سعادت مند اور خوش قسمت) کون سے لوگ ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

((هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ ، أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ))

''وہ قرآن والے ہیں، وہی اللہ کے اپنے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔''

سنن ابن ماجه، كتاب الإيمان وفضائل الصحابة والعلم، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ح: 215

یعنی جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے 'اہل' اور 'خاص' لوگ قرار دیا ہے؛ ان کے اولیاء اللہ ہونے میں کیا شک ہے؟ اللہ نے تو انہیں اولیاء سے بھی بڑھ کر اپنے خاص اور مقرب لوگوں میں شامل فرمایا ہے۔ اس لیے یہ اعزاز پانے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن سے محبت کیجیے۔ قرآن کی تعلیم خود بھی حاصل کیجیے اور دوسروں کو بھی دیجیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو بہترین لوگ قرار دیا ہے جو اس مقدس مشن سے وابستہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)).

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

صحيح البخاری، كتاب فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، ح: 5027

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تعلیم دینے والوں اور حاصل کرنے والوں کو بہترین

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لوگوں کی صف میں شامل فرما کر یہ واضح فرما دیا کہ یہ اللہ کے وہ خاص لوگ ہیں جن پر اس کی نظر کرم ہوتی ہے اور یہ اس کے ہاں خاص رُتبہ و مقام رکھتے ہیں۔

قرآن سے محبت اللہ و رسول کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهٗ أَنْ یُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلْیَقْرَأْ فِی الْمُصْحَفِ))

''جسے یہ پسند ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے لگیں تو اسے چاہیے کہ وہ مصحف میں (یعنی قرآن کریم پر دیکھ کر) پڑھے۔''

[حسن] سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2342 ـ صحيح الجامع للألباني: 6289

جس شخص کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت حاصل ہو جائے، اس کے ولی ہونے میں کوئی شک ہے؟!

⑦ حقیقی فلاح و کامیابی پانے والے:

اللہ کے ولی وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں وہ حقیقی فلاح و کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ملاحظہ فرمائیے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ٭ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ٭ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ٭ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ٭ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ٭ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ٭ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ٭ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ٭ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ٭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ٭ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ٭﴾ [المؤمنون: 1 تا 11]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''ایمان والے کامیاب ہوگئے ہیں جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں، لغویات سے اعراض کرتے ہیں، زکوۃ ادا کرنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں پر کیونکہ یہ ملامت کی جانے والی نہیں ہیں۔ جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہ حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں۔ جو (مومنین) اپنی امانتوں اور وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں اور اپنی نمازوں کا خیال رکھنے والے ہیں، یہی لوگ تو وارث ہیں جو (جنت) فردوس کے وارث ہوں گے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

⑧ ربِ کریم کا ہر حکم ماننے والے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [التوبة: 112]

''توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، (اللہ تعالیٰ کی) حمد بیان کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے اور (ایسے) مومنین کو (جنت کی) خوشخبری سنا دیجئے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الأحزاب: 35]

''یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں، صدقہ و خیرات کرنے والے مرد اور صدقہ و خیرات کرنے والی عورتیں، روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

ایک مقام پر فرمایا:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۞ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۞ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۞ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۞ وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۞ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۞﴾ [الفرقان: 63 - 68]

''اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرتے ہیں تو وہ (ان سے الجھتے نہیں بلکہ وہ کہتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں) سلام ہو۔ جو اپنی راتیں ربِ کریم کے سامنے سجدوں اور قیام کی حالت میں گزار دیتے ہیں۔ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب دُور کردے، یقیناً اس کا عذاب بڑا تکلیف دہ ہے۔ بلاشبہ یہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے۔ (رحمان کے بندے وہ ہیں کہ) جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہاتھ تنگ کرتے ہیں، بلکہ اس کا درمیانی راستہ اختیار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے، نہ اللہ کی حرام کردہ جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا۔''

نیز فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ لاَ يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۞ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا۞ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۞ اُوْلٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا۞ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۞﴾ [الفرقان: 72 ـ 76]

''اور (رحمان کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کوئی فضول بات ہوتی ہے تو شائستگی سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ جن کے سامنے ان کے رب کی آیات ذِکر کی جائیں تو اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گر پڑتے۔ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا دے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں اونچے اونچے محلات عنایت کیے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جائیں گے اور وہاں فرشتے ان سے دعا وسلام کے ساتھ ملاقات کریں گے۔
ان محلات میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔''

⑨ مساجد کی تعمیر کرنے والے:

مساجد کی تعمیر اور آبادکاری بہت عظیم عمل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسجد بنانے والے کی فضیلت یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ لیکن اس سے بھی منفرد ایک قابلِ رشک فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے لوگوں کو خاص مقام حاصل ہوتا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُنَادِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ جِيرَانِي؟ أَيْنَ جِيـرَانِي؟ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا وَمَنْ يَنْبَغِي أَنْ يُجَاوِرَكَ؟، فَيَقُولُ: أَيْنَ عُمَّارُ الْمَسَاجِدِ؟))

''روزِ قیامت اللہ تعالیٰ آواز لگائے گا: میرے ہمسائے کہاں ہیں؟ میرے پڑوسی کدھر ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! تیرا پڑوسی ہونے کا اعزاز اور شرف کس کو ملا ہے؟ اللہ فرمائے گا: مساجد تعمیر کرنے والے کہاں ہیں؟''

[إسناد جيد] مسند الحارث: 126 ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2728

بلاشبہ یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ انسان کا پڑوسی اس کے دُکھ دُکھ کا ساتھی ہوتا ہے۔ ساری زندگی کا رفیق اور غم خوار۔ قریبی رشتے دار بھی اتنا وقت انسان کے ساتھ نہیں گزارتے جتنا پڑوسی گزارتا ہے اور قرابت دار بھی انسان کے ان احوال سے واقف نہیں ہوتے جن سے پڑوسی باخبر ہوتا ہے۔ گویا پڑوسی کے ساتھ انسان کا ایک بڑا ہی گہرا تعلق ہوتا ہے، جو ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ تو ذرا سوچیے کہ جسے اللہ کا پڑوسی ہونے کا شرف مل جائے، یعنی اللہ کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساتھ ہمیشہ قائم رہنے والا تعلق نصیب ہو جائے، اس کی کیا شان اور مقام ہوگا؟

⑩ **اندھیرے میں مسجد جانے والے:**

جب لوگ سرد راتوں میں گرم بستروں میں سوئے ہوتے ہیں، نرم وگداز فراش سے نکلنے کو جی نہیں چاہتا، یا جب لوگوں کی راتیں بازاروں کی چکا چوند میں بسر ہو رہی ہوتی ہیں، یا کسی عارضی عیش ومستی میں گم سب کچھ بھولے بیٹھے ہوتے ہیں ...... اس وقت کچھ لوگ ٹھٹھرتے موسم اور اندھیری رات کی پروا کیے بغیر صرف اپنے پروردگار کو راضی کرنے کے لیے مساجد کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں...... یقیناً ایسے لوگ ہی اللہ کے ولی ہیں، جنہیں اللہ کی دوستی نے اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی ایسی لذت بخش رکھی ہے کہ وہ کسی بھی حالت میں اس کے لیے تیار ہی رہتے ہیں۔ رات کے یہ اندھیرے ان کے لیے روزِ قیامت نور کا باعث بن جائیں گے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

''ان لوگوں کو روزِ قیامت کامل نور پانے کی خوش خبری دے دو جو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل چل کے آتے ہیں۔''

[صحیح] سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی المشي الی الصلاة فی الظلم، ح: 561 ـ سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء فی فضل العشاء والفجر فی جماعة، ح: 223

⑪ **عمر رسیدہ اللہ والے:**

ہر اس شخص کو اللہ کا ولی سمجھئے جو بزرگ ہو، عمر رسیدہ ہو، اللہ و رسول کا فرماں بردار ہو اور امورِ معصیت سے اجتناب کرتا ہو۔ کیونکہ ایسے شخص کے بڑھاپے کی لاج تو اللہ بھی رکھتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور اس کے سفید بالوں کی قدر کرتے ہوئے صرف اس کی بزرگی کا ہی اسے اجر وثواب عنایت کرتا رہتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ ، وَرُفِعَ بِهَا دَرَجَةً ، أَوْ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

''جس بھی مسلمان کے حالتِ اسلام میں سفید بال آجاتے ہیں ان کے بدلے میں اس کی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند فرما دیا جاتا ہے۔''

[صحيح] مسند أحمد: 6672 ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1304

ایسے لوگوں کی عزت وتوقیر اور قدر کرنی چاہیے، کیونکہ ان کی تکریم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْمُغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ))

''بلاشبہ بوڑھے مسلمان، غلو وتقصیر سے بچنے والے صاحبِ قرآن اور منصف حکمران کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں سے ہیں۔''

[حسن] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في تنزيل الناس منازلهم، ح: 4843

⑫ تواضع اختیار کرنے والے:

عاجزی، انکساری اور تواضع اختیار کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ اور لوگوں کی نظر میں بلند مقام حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جو شخص تکبر کی وجہ سے نہیں جھکتا اللہ تعالیٰ اس کو کبھی بڑا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہونے ہی نہیں دیتا بلکہ حقیر وکم تر ہی بنائے رکھتا ہے۔ بلندی اور عظمت اسی کے حصے میں آتی ہے جو رضائے الٰہی کی خاطر جھک جاتا ہے اور تواضع اختیار کرتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ))

''جو شخص اللہ کے لیے جھک جاتا ہے اللہ اس کو بلند فرما دیتا ہے۔''

[صحيح] صحيح الجامع: 6162 ۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2328

ایسا شخص نہ صرف رِفعت شان کا حامل ٹھہرتا ہے بلکہ اللہ کا خاص اور پیارا بھی بن جاتا ہے۔ جیسا کہ عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَـنْ أَحْسَـنَ اللّٰهُ صُورَتَهُ وَأَحْسَنَ رِزْقَهُ وَجَعَلَهُ فِي مَنْصِبٍ صَالِحٍ ، ثُمَّ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ ، فَهُوَ مِنْ خَالِصِي أَهْلِ اللّٰهِ.

''اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو بے عیب شکل وصورت بخشی ہو، بہترین رزق عطا کیا ہو اور کسی اچھے منصب پر بھی فائز کیا ہو، پھر وہ بندہ اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے، تو وہ خالصتاً اللہ کے اپنے اہل میں سے ہو جاتا ہے۔''

حلية الأولياء: 4/ 250

یعنی جس طرح انسان کو اپنے ''اہل'' سے زیادہ عزیز کوئی نہیں ہوتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کو بھی ایسا بندہ عزیز تر ہو جاتا ہے جو اس کی خوشنودی کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے۔

⑬ اللہ پر توکل کرنے والے:

اللہ کے اولیاء وہ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ شیطانی حملوں اور شیطانی کاموں سے محفوظ رکھتا ہے، کیونکہ جو رحمان کا دوست ہے وہ شیطان کا دوست کبھی نہیں ہو سکتا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یَتَوَکَّلُوْنَ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ۝﴾ [النحل: 99]

''ایمان والوں اور اللہ پر توکل کرنے والوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا البتہ اس کا غلبہ ان لوگوں پر یقینی ہوتا ہے جو اسی سے دوستی رکھیں اور اسے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائیں۔''

⑭ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے والے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ۝ وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ۝ وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۝﴾

[شوریٰ: 36-38]

''اللہ تعالیٰ کے پاس جو بہترین اور باقی رہنے والی جزا ہے وہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب انہیں کسی پر غصہ آتا ہے تو معاف کردیتے ہیں۔ جو اپنے رب کی بات کو مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے معاملات باہمی مشورے سے طے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

⑮ راہِ خدا میں شہادت پانے والے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿﴾ [آل عمران: 169 - 171]

''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھ بلکہ وہ زندہ ہیں (اور) اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں اپنا فضل عطا کیا ہے اس سے وہ بہت خوش ہیں اور ان لوگوں کی بابت خوشیاں منا رہے ہیں جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں، یہ کہ نہ تو ان پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔ وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔''

اللہ کے ان شہید اولیاء کو اس کے علاوہ بھی چھ عظیم انعامات ملیں گے، جیسا کہ سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهٗ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرٰى مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ، مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهٖ)).

''شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں چھ انعامات ہیں: ❀ اس کے خون کا پہلا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قطرہ گرتے ہی اسے بخش دیا جاتا ہے ❀ اسے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے ❀ عذابِ قبر سے بچا لیا جاتا ہے ❀ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہتا ہے ❀ اس کے سر پر وقار کا ایسا تاج رکھا جاتا ہے کہ جس کا ایک یاقوت دنیا ومافیہا سے بہتر ہے ❀ 72 حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے ❀ اور 70 قریبی رشتے داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔"

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب فضائل الجهاد، باب فی ثواب الشهید، ح: 1663 ۔ سنن ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبیل الله، ح: 2799

⑯ خاتمہ بالخیر کی سعادت پانے والے:

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں اور ولیوں سے زندگی کے آخر تک محبت فرماتا ہے اور ان کا ہر لمحہ اپنی محبت اور رضامندی میں قبول فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ انہیں دنیا سے جاتے جاتے بھی اپنی محبت عطا کر دیتا ہے اور انہیں اظہارِ ایمان کی توفیق بخش دیتا ہے، تاکہ ان کی دنیا بہتر بنانے کے بعد آخرت بھی سنوار دے۔ اللہ کا یہ انعام دو صورتوں میں ہوتا ہے: ایک تو یہ کہ بندہ نیکی کی حالت میں ہو اور ویسے ہی موت آ جائے اور دوسرا یہ کہ بندے کو موت کے وقت کلمہ نصیب ہو جائے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

"جس شخص کی آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوگی؛ وہ جنت میں جائے گا۔"

[صحیح] سنن أبی داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ح: 3116

اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْـجَـنَّةَ ، وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْـجَـنَّةَ ، وَمَـنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''جوشخص رضائے الٰہی کی تلاش میں لا إلٰہ إلا اللہ پڑھتا ہے اور اسی حالت میں اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، جوشخص اللہ کی خوشنودی کی خاطر ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اور اسی حالت میں اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جوشخص کوئی چیز صدقہ وخیرات میں دیتا ہے اور اسی حالت میں اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[صحیح لغیرہ] مسند أحمد: 2332

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com